قیمت سالانہ سے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء	نمبر ۲۷

گلدستۂ اخبار

سنہ ۱۹۱۷ء کے جون جولائی اور اگست کی بہ نسبت سنہ ۱۹۱۸ء کے مارچ اپریل اور مئی میں جہازوں کی بربادی ۱۷ فی صدی تھی۔

مغربی محاذ میں اتحادی فتوحات کر رہے ہیں اسی طرح اطالوی محاذ پر بھی خوب کامیابی ہو رہی ہے

بحر اسود کے روسی بحری بیڑہ کا بہت سا حصہ جرمن قبضہ میں آگیا ہے۔

روس کا معزول شدہ زار جہاں پر ہے وہاں محفوظ ہے اور بادلس زندگی بسر کر رہا ہے۔

جب سے کہ جنگ شروع ہوا ہے تب سے ترکوں نے ترکی آرمینیا میں بڑے بڑے مظالم آرمینیوں پر کیے ہیں چنانچہ دس لاکھ ارمنی انہوں نے قتل کر ڈالے۔ اور روسی آرمینیا کے ۲۰ لاکھ ارمنیوں کا بھی وہی حشر ہونے والا ہے۔

۲ جولائی تک نئے قرضۂ جنگ کے متعلق ۵۰،۲۰۰،۵۹،۴۷ روپیہ فراہم ہو چکا ہے۔

بنگال نے اس نئے قرضہ جنگ میں سب سے زیادہ دیا ہے۔ یعنی ۱۰،۵۰،۹۴،۳۸ روپیہ اور آسام کا سب سے کم یعنی ۲،۰۰،۴۷۲ روپیہ

بمبئی میں انفلوئنزا کا غیر معمولی زور ہے۔ بچے اور بوڑھے زیادہ اس مرض کا شکار ہو گئے ہیں

فرانسیسی ریڈ کراس نے چندہ کے لئے اپیل کی اور پندرہ روز کے اندر رنگون ہی میں ۲۸۰۰۰ روپیہ رنگون کے برمی چینی اور دیگر لوگوں کے اندر طاعون اور ہیضہ کا زور ہے۔

امسال بھی ۴ اگست جنگ کے متعلق دعائیہ دن منایا جائیگا

فرانسیسی ہندوستان کا گورنر ۳۰ جون کو پانڈیچری سے فرانس کو روانہ ہو گیا ہے۔

سنٹرل امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں ۳۱ مئی تک ۱۵،۴۷،۰۰۰ روپیہ فراہم ہو چکا ہے۔

توقعہ کی جاتی ہے کہ جنگ کے تیسرے سال کی نسبت اس چوتھے سال میں ہندوستان سے جو بھرتی ہو رہی ہے وہ تین گنی ہو گی۔

پنجاب کا نمبر سب سے اول ہے۔ مگر دوسرے صوبے بھی اس امر میں خاص کوشش کر رہے ہیں۔

لاہور کے آنریبل مسٹر شاہ دین جج چیفکورٹ منگل کی شام کو اس جہان سے رحلت کر گئے۔

آسٹریا میں خوراک کی قلت ہے۔

تار برقیات

طالویوں کے تازہ حملے۔

لنڈن یکم جولائی۔ ایک اطالوی سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے اتوار کے روز مقام کولڈل روسو پر حملہ کرکے اس کو لے لیا۔ اور نیز سارا دن سخت جنگ کرنے کے بعد مقام کولڈے چیل پر قبضہ کر لیا۔ مونٹ الیلا پر جو دشمن نے حملے کئے تھے۔ ان کو ہم نے پورے طور پر روک دیا اور توپخانہ کی آتشباری سے دشمن کے ہتھیار آدمی گھاس کی فصل کی طرح کٹ کر گر گئے۔ ۲۹ و ۳۰ جون پر دشمن کا نقصان بھاری تھا۔ ۲۸ افسر اور ۱۹۲۵ آدمی دشمن کے گرفتار کر لئے گئے۔ ہمارا نقصان بہت خفیف تھا۔ علاقہ زنگا میں جو دشمن نے حملے کئے تھے ان کو ہم نے پسپا کر دیا۔

فرانسیسی کامیابی۔

لنڈن یکم جولائی۔ ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے مونٹ ڈی یہ اتر اور ناپاں کے درمیان کئی ایک پوزیشیں لیں۔ اور ایک کوڑی آدمی قید کر لئے۔ ہم نے کوتری کے شمال میں دشمن کے ایک مدافعانہ مرکز پر قبضہ کر لیا اور ۲۴ آدمی گرفتار کر لئے ہم نے بیسی ان ولائیس اور ونل کے درمیان اپنے مورچے آگے بڑھا لئے۔ اور جیزی ونل ریلوے کے مشرق کی جانب اپنی لائن بڑھا لی۔ مقام سوسلی کے جنوب مشرق میں ہمارے نئے مورچوں پر جرمن نے ایک بالمقابلہ حملہ کیا۔ جس میں خاصی لڑائی ہوئی اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو مقامات کل ہمارے قبضہ میں آئے تھے۔ انہیں خوب ہم نے مضبوط کر لیا ان لڑائیوں میں ہم نے ۲۰۰ آدمی دشمن کے گرفتار کر لئے۔

لنڈن یکم جولائی۔ آج شب کے مراسلہ میں سر ڈگلس ہیگ خبر دیتا ہے کہ البرٹ کے شمال مغرب کی جانب رات کے وقت ایک کامیاب مقامی لڑائی میں ہم نے پچاس سے زیادہ آدمی اور نو کلہ ار توپیں لے لیں۔ ہم نے مورلنکورٹ کے جنوبی سمت میں ایک مورچہ پر حملہ کیا۔ ۱۰ جون میں ہم نے ۵۰۰ و ۹ آدمی قید کر لئے جن میں ۲۳۰ افسر تھا۔

رومانیہ میں نئی حکومت

لنڈن یکم جولائی۔ ایسٹرڈم بخارسٹ کا ایک تار مظہر ہے کہ ایوان سلطنت میں رومانیہ کے وزیر معاملات خارجہ نے کہا کہ انصاف کا زمانہ اب جاتا رہا۔ ملک نے پارلیمنٹ سے اس امر کا مطالبہ کیا کہ گزشتہ خرابیوں کا ذمہ دار کسی کو بنانا چاہئے اور اس کا معاوضہ دینا چاہئے۔ اور جرائم کی سزا مجرموں کو دینا چاہیے۔ گورنمنٹ کو بڑی مالی اصلاحات بھی کرنا چاہئیں۔ کیونکہ جنگ کا بوجھ ۰۰۰۰۰۰۰ ۵۲ پونڈ سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ اس نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ ہمیشہ ہی سے جنگ کی مخالفت میں رہا ہے۔ اور جو کچھ بچ سکتا تھا اس کے بچانے کے لئے ہمیشہ صلح کی۔

ہوائی جہازوں کی برآمد

لنڈن یکم جولائی۔ پارلیمنٹ کے ایک سوال کے جواب میں یہ کہا گیا کہ سنہ ۱۹۱۸ء کے مارچ اپریل اور مئی میں ہوائی جہازوں کی برآمد سنہ ۱۹۱۷ء کے جون جولائی اور اگست کی برآمد کی بہ نسبت ۱۱۱ فیصدی زیادہ تھی۔ ہوائی جہازوں کے انجنوں کی برآمد میں ۱۰۵ فیصدی کی زیادتی ہوئی اور ان جہازوں کی جنگی قدر وقیمت میں بھی بڑی ترقی ہوئی۔

شاہی کانفرنس اور جرمنی۔

لنڈن یکم جولائی۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ امپیریل کانفرنس کے اجلاس نے جرمن پریس میں برٹش امپائر کی ترکیب پر بحث مباحثہ کا بازار گرم کر دیا ہے۔ بیرونی فیبر اور ایسے ہی نام نہاد پہلے کی بہ نسبت زیادہ سنجیدگی سے کام لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ انکو اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ جنگ سے جرمنی کو برٹش اتحاد میں خلل اندازی کے لئے کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا کناڈا نے اس امر سے بحث کرنا قریباً چھوڑ دیا ہے۔ مگر استبدادی اخبارات اس امید پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ بحر پیسیفک کی بابت ممکن ہے کہ جاپان اور آسٹریلیا کے درمیان کشمکش پیدا ہو جائے۔

ارمنیوں کی قسمت

لنڈن یکم جولائی۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ارمنیوں کی خاطر برٹش لبرل کانفرنس سے ایک پُر درد اپیل کیگئی ہے۔ اپیل میں بڑی نازک حالت کا اظہار ہوا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ جیسی خوفناک حالت ارمنیوں کی اب ہے۔ ویسی حالت کبھی کبھی کسی موقعہ پر نہیں ہوئی ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ترکوں نے ابتدائے جنگ سے لیکر آجتک کیسے کیسے مظالم کئے ہیں۔ جہاں انہوں نے قریباً دس لاکھ ارمنیوں کا قتل عام کر ڈالا۔ جبکہ روسی ارمینا کے بیس لاکھ ارمنیوں کی بھی یہی قسمت نظر آرہی ہے۔ جمہوریت سے التجا کی گئی ہے کہ وہ ان تھوڑے سے اور قدیم لوگوں کو صفحہ ہستی سے معدوم ہوجانے سے بچا دے

دس بادشاہ انگلستان میں ولیعہد برطانیہ کی شادی کی بابت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں

جرمنی میں آجکل جرائم کی کثرت غیر معمولی طور پر ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

افریقہ میں جرمن مظالم اور اسلام کی سخت مخالفت

لاہور کے سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ایک ہندوستانی مسلمان کی زبانی جو لاہور کا باشندہ ہے اور برٹش ایسٹ افریقہ سے رخصت پر واپس لاہور آیا ہوا ہے جرمن مظالم اور اسلام کی سخت مخالفت کا بیان درج کیا ہے۔ اس مسلمان کا نام مسٹر شمس الدین ہے اس نے اپنا مستقل قیام وہاں پر کر لیا ہے۔ انکو وہاں رہتے ہوئے ۱۸ برس سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں اس نے جرمن ایسٹ افریقہ کی سلطنت میں ملازمت بھی کی ہے۔ اس لئے اسکو وہاں کی جرمن حکومت کا ذاتی تجربہ بھی کافی ہے۔ لہذا اس کی شہادت زیادہ مستند اور صحیح ہے اس نے بیان کیا کہ ہندوستان میں بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اگر ہمارے ہاں جرمن کا راج ہوتا تو یہاں ایک قسم کا فردوس ہوتا۔ میں نے جرمن حکومت کے طریقے دیکھے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ کس طرح افریقہ کے باشندوں کیساتھ اور ہندوستانیوں کے ساتھ جن سے ان کا معاملہ ہے سلوک کرتے ہیں۔ ان کے کلرک ہندوستانی اور گوا کے باشندے ہیں۔ اگر ان سے دفتر میں کچھ غلطی ہو جاتی ہے۔ تو ان کو باہر نکال کر کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ وہ تعلیمیافتہ ہندوستانیوں اور وہاں کے وحشی باشندوں کے درمیان کچھ امتیاز نہیں کرتے۔ در اصل وہ وہاں کے باشندوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہاں (ہندوستان) کے لوگ ایک روپیہ کے نوٹ پر جو پہلی مرتبہ ہی ۱۹۱۸ء میں رائج ہوا ہے اپنی بے اطمینانی ظاہر کرتے ہیں۔ مگر جرمن نے تو افریقہ میں ایک روپیہ کے نوٹ ۱۹۱۵ء سے جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کا وہاں یہ قانون ہے۔ کہ کسی کو اپنے گھر میں پچاس روپیہ نقد سے زیادہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کسی پر شبہ ہو کہ اس کے گھر میں پچاس روپیہ سے زیادہ موجود ہے۔ تو اس کے گھر کی تلاشی کیجاتی ہے۔ اور اگر زیادہ روپیہ نکل آیا تو اس کی تمام دوکان ضبط کر لی جاتی ہے۔

"وہ بڑے فکرمند ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طریقہ سے جرمن ایسٹ افریقہ میں اشاعت اسلام کو بند کر دیں۔ ایک طریقہ جو بڑی دانائی سے برتا جاتا ہے یہ ہے کہ وہاں کے باشندوں کو سور پالنے میں ترغیب دینے کے لئے انعامات دیئے جاتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اگر سوروں کا پالنا بڑا مفید ہے۔ تو وہاں کے دیسی باشندے ان کے پالنے سے ہرگز باز نہ آئیں گے اور نہ ہی وہ مسلمان ہونگے۔ مگر ان کے مسیحی ہو جانے میں یہ کوئی روک کی بات نہیں۔ ختنہ کے خلاف بھی وہاں قوانین جاری ہیں کسی کو بغیر لائسنس کے ختنہ کرنے کی اجازت نہیں ہے اور ختنہ کے لائسنس شاذ ہی دیئے جاتے ہیں جرمنوں کا خیال ہے کہ جب کسی کا ایک مرتبہ ختنہ ہو گیا تو وہ مستعدی سے کبھی مسیحی نہ ہوگا۔ وہ اپنے ہی نومریدوں کے درمیان شراب خوری کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے۔ لیکن اگر کوئی محمدی شراب پیتے تو وہ مستوجب تازیانہ کے ہوتا ہے۔

"ان کے حکمرانی کے طریقوں کی بابت یہ ہے کہ میں ایک جرمن ڈسٹرکٹ کمشنر سے واقف ہوں جو جھونپڑیوں کے ٹیکس کی فراہمی کے لئے دورہ پر تھا۔ ایک گاؤں کی لڑکی کا خیال اس کے دل میں آیا تو اس نے اس کو بلا بھیجا۔ مگر اس نے آنے سے انکار کیا پھر اس نے اسے لانے کے لئے ایک عسکری بھیجا مگر وہ نہ آئی۔ تب وہ خود اپنے آدمی لے کر وہاں پہونچا اس گاؤں کو آگ لگا دی اور اس لڑکی کو لے گیا۔

ایک اور موقعہ پر ایک ہندو کے دو تین بیلوں کو بندوق کا نشانہ بنایا گیا۔ کیونکہ انہوں نے گورنمنٹ کے کسی قانون کی خلاف ورزی کی تھی۔ اور اس کا حرام گوشت علانیہ شہر میں فروختگی کے لئے بھیجا۔ اس پر شہر کے ہندوؤں نے مذہبی نقطہ خیال سے اعتراض کیا۔ لیکن جواب دیا گیا کہ ان کے مذہب سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اور اگر یہ کام تمہاری نظروں میں نامناسب ہے تو تم ملک سے چلے جا سکتے ہو۔ یہ ان وجوہات میں سے ایک ہے جن کے سبب سے ہندوؤں نے جرمن ایسٹ افریقہ چھوڑ دیا ہے۔" اخبار مذکور کہتا ہے کہ مسٹر شمس الدین چند دنوں میں افریقہ کو واپس جانے والا ہے۔ اور کہتا ہے کہ سارا ملک خوشیاں منا رہا ہے کہ ملک جرمنوں سے پاک صاف ہو گیا ہے۔

سرحدی حالات

کمیٹی اشاعت لاہور کی جانب سے ذیل کا مراسلہ شائع ہوا ہے۔ کابل کی خبر ہے کہ ہندوستان کی طرح وہاں بھی اشیاء کی قیمت گراں ہو رہی ہے۔ افغانستان میں بالکل امن ہے۔ آجکل امیر صاحب کابل میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور آدنی

کارخانہ کی ترقی میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں مسٹر سٹکاف صاحب ہائیڈرولک انجنیر جو چھ ماہ کی خدمت پر تھے۔ حال میں کابل واپس چلے گئے ہیں۔ سرحد پر بھی ہر طرح سے امن ہے۔ جو وزیری بدمعاش ضلع بنوں سے بھاگ کر افغانستان چلے گئے تھے اب انہوں نے درخواست کی ہے کہ ان کو اپنے گھروں میں واپس آنے کی اجازت دیجائے۔ اور وہ پنجاب کی افواج میں اپنے جوان بھرتی کرانیکو تیار ہیں چنانچہ چیف کمشنر صاحب پشاور حال میں چترال کے دورہ سے تشریف لائے ہیں۔ صاحب ممدوح نے چند روز چترال میں قیام کیا۔ جہاں ان کی تشریف آوری کی تقریب میں کھیل اور تفریح کا سامان کیا گیا۔

ان خبروں سے ظاہر ہے کہ جو افواہیں غلط اور بے بنیاد مشہور ہیں وہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں اور ان پر کسی نہج سے بھی اعتبار نہ کرنا چاہئیے۔

جانبین سے جبریہ بھرتی

امریکہ کی سینیٹ نے انگلو امریکن جانبینی جبری بھرتی کے عہدنامہ پر بالاتفاق تصدیق کر دی ہے۔ کہ جس قدر برٹش مرد امریکہ میں ہیں ان میں سے ۲۰ اور ۴۴ برس کی عمر کے درمیان نوجوان جبراً فوج میں بھرتی کئے جائیں۔ مگر ساتھ ہی ان کو یہ بھی موقعہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے جھنڈوں تلے فوجی خدمات کے لئے بھرتی ہو سکتے ہیں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ۳۱۰۰۰۰ برٹش جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بودوباش کرتے ہیں۔ جن میں … کنیڈین بھی شامل ہیں۔ اور ۴۵۰۰۰ امریکن جو برٹش امپائر میں سکونت رکھتے ہیں۔ جن میں ۳۰۰۰۰ کینیڈین بھی شامل ہیں۔ ان سب پر اس عہدنامہ کا اثر ہوگا۔ مگر اس عہدنامہ میں ایک ایسا فقرہ بھی موجود ہے۔ جس سے آئرلینڈ اور آسٹریلیا کے باشندے بری ہیں۔

جنگ ۱۹۱۹ء میں ختم نہیں ہوگی؟

برطانیہ عظمیٰ اور جرمن میں ہردو کا خیال ہے کہ جنگ کا خاتمہ ۱۹۱۹ء میں نہ ہوگا۔ چنانچہ سر آکلینڈ گیڈیس نے حال ہی میں مانچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں جنگی خطوط پر اور ان کے عقب میں کام کرنے کے لئے ابھی تک آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم اس دباؤ کو برداشت کر سکیں جو جرمن ۱۹۱۹ء میں ہم پر ڈال سکتا ہے۔ اسی اسٹرڈیم سے جرمن رائے کی خبر براہ لنڈن موصول ہوئی ہے کہ ہیرن کیپوٹن نے رائخسٹاگ میں تقریر کرتے ہوئے۔ اور فوجی حالت پر نظر ثانی کرتے ہوئے یہ شک ظاہر کرتے ہوئے سنسنی پیدا کر دی کہ جنگ ۱۹۱۹ء میں بھی ختم نہ ہوگا

ہندوستان میں پلیگ سے اموات

ہندوستان کے محکمہ تعداد و شمار نے ان اموات کی بابت جو ۱۹۱۸ء میں واقعہ ہوئیں ذیل کا نوٹ شایع کیا ہے۔ گذشتہ ۱۲ ماہ کے اندر اموات طاعون کی کمترین تعداد (۱۰۰۲) جون ۱۹۱۸ء کے آخری ہفتہ میں ظہور وقوع میں آگئی ہے۔ مگر یہ تعداد پھر بھی دہ سالہ اوسط سے زیادہ ہے (یعنی ۶۷۷ ہے) ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ سے یہ تعداد متواتر بڑھنا شروع ہو گئی۔ جس سے دہ سالہ اوسط پر اضافہ بھی ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ تاوقتیکہ اس (بارہ ماہ کے) عرصہ میں مارچ ۱۹۱۸ء میں یہ تعداد بڑھ گئی۔ جبکہ دہ سالہ اوسط کی ۱۵۵۶۳ کی اموات کے مقابلہ میں ۳۲۳۸۲ اموات واقعہ ہوئیں۔ لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ ۱۹۱۸ء کی یہ سب بڑی تعداد ۱۹۱۷ء کی تعداد سے بہت ہی کم ہے جبکہ ۱۹۱۷ء کے ماہ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں ۸۲۰۰۰ اموات درج رجسٹر ہوئی تھیں۔ ماہ مارچ کے تیسرے ہفتہ سے یہ تعداد گھٹنا شروع ہوئی اگرچہ پھر بھی تعداد اموات دہ سالہ اوسط سے زیادہ ہی رہی۔ ہفتہ مختتمہ یکم جون ۱۹۱۸ء میں اموات کی تعداد (جو ۴۷۱۳ تھی) اگرچہ ماقبل سال کے اسی ہفتہ کی تعداد سے قدرے زیادہ تھی تو بھی گھٹتے گھٹتے اوسط سے کم واقعہ ہوئی (یعنی ۳۲۳۸) دیگر ہفتہ میں تعداد اور کم ہو کر ۲۶۲۸ تک گر گئی۔ مگر پھر بھی اوسط سے زیادہ ہی رہی (یعنی ۲۳۲۸)

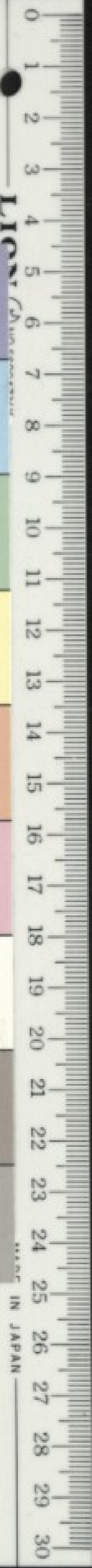
کرسچن بائز بورڈنگ ہاؤس لودیانہ سے بھرتی

گورنمنٹ پنجاب کا ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ کرسچن بائز بورڈنگ ہاؤس لودیانہ نے اپنے سابق طلباء کی جو جنگی خدمات میں شریک ہوئے ہیں ایک فی الاصل عمدہ فہرست ارسال کی ہے۔ اس مدرسہ کے ۷۲ مسیحی اس وقت فوج میں ہیں ان میں سے چھ صوبہ دار ہیں۔ سات حوالدار یا نائک ہیں۔ اور دس سپاہی۔ باقیماندہ کلرک۔ استاد و کمپاؤنڈر وغیرہ ہیں پنجاب کے شاید کسی اور ہندوستانی مدرسہ سے اس قدر بھرتی نہیں ہوئی

لودیانہ میں پوسٹل کیش سارٹیفکیٹوں کے متعلق مقدمہ

گذشتہ ماہ اگست میں بعض مفسدہ پردازوں نے یہ غلط افواہ اڑا دی تھی کہ گورنمنٹ پوسٹل کیش سرٹیفکیٹس کی ادائیگی سے انکار





کرتی ہے۔ اس افواہ کے پھیلتے ہی لودیانہ کے پوسٹ آفسوں پر ہجوم کے ہجوم لوگ ضلع لودیانہ سے اپنا اپنا روپیہ واپس لینے کے لئے آتے رہے۔ جن سے بعض پوسٹ آفس کے ملازموں نے خوب ہاتھ رنگے۔ انہوں نے درخواستیں فارموں اور خریدے ہوئے سارٹیفکیٹوں کے لئے بیچارے ناواقف لوگوں سے اُن کی اصل رقم سے بھی بہت کم قیمیں دیں اور خوب روپیہ اُڑایا۔ اس طرح گذشتہ مارچ تک لودیانہ کے پوسٹ آفسوں میں سے دو لاکھ سے زیادہ روپیہ نکال لیا گیا۔ سمراالتحصیل ضلع لودیانہ کے سب پوسٹ ماسٹر شہزادہ رام پر تعزیرات ہند کی زیر دفعات ۱۶۱ و ۴۰۹ مقدمہ دائر ہے۔ اور عدالت میں اس کے خلاف ۸ مقدمات دائر ہیں اور عام لوگ بڑی دلچسپی ان مقدمات میں لے رہے ہیں۔

دو شیر خواروں کی جان معجزانہ طور پر بچ گئی ہے

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور اپنے تازہ نمبر میں میدان جنگ میں دو شیر خوار بچوں کے معجزانہ طور پر بچ جانیکی خبریں لکھتا ہے۔ کہ دو برٹش سگنیلرز نے ایک چھوٹے سے فرانسیسی شیر خوار بچہ کو جسے کوئی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ اتفاق سے پالیا۔ وہ اُس کو لے کر حفاظت کی غرض سے ایک فرم میں رات کے وقت لے گئے۔ اور وہ دونوں شخص اُس کو اپنے درمیان ڈال کر سو گئے۔ رات کے وقت جب وہ سو رہے تھے تو دشمن کے کسی ہوائی جہاز نے اُس فرم پر بم پھینکے۔ جس سے یہ دونوں آدمی فوت ہو گئے۔ مگر بچہ بالکل محفوظ پڑا رہا۔ اُس کو بم کی مطلق خبر بھی نہ ہوئی صبح کے وقت جبکہ ہماری فوجوں نے گاؤں نیو ایگلس کو پہلی مرتبہ لے لیا تو انہوں نے دو شیر خوار بچوں کو خندقوں میں پایا۔ جن کی بابت بعد میں معلوم ہوا کہ ہمارے ان آدمیوں نے اُن کو اس گاؤں میں پایا تھا اور اُن کو بچانے کی غرض سے وہاں لے گئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب جرمن عارضی طور پر ان خندقوں میں رہے تو انہوں نے ان بچوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کی تھی۔ اور جب وہ وہاں سے نکال دیئے گئے تھے تو وہ ان کو یوں اسی طرح چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ یہ بچے اب برٹش ہسپتال میں زندہ ہیں اور ان کی خوب پرورش اور خبرگیری ہو رہی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں کامیاب مسیحی طلباء

گذشتہ ہفتہ میں ہم نے بعض کامیاب مسیحی طلباء کا ذکر کیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک صاحب اور نام پیش کرتے ہیں۔

پرائیویٹ طلباء (۱) مسٹر کے ڈی۔ برک۔ ہیڈ ماسٹر ایم بی سکول فورمن گ لاہور۔ (۲) مسٹر ایلفرڈ دھرم داس سکینڈ ماسٹر مشن ہائی سکول لاہور۔ (۳) مس کاملین سرکار سکنہ امرتسر (۴) مسٹر فلپ لالارام فرزند ارجمند پادری رلا رام جالندھر

از سینٹ سٹیفن کالج دہلی۔ (۱) ڈنین کار مسترا (۲) پیٹرک ابن جاشوا (۳) ولیمس (۴) احتض سمنڈ۔

ہم ان تمام مسیحیوں کو مبارکبادی دیتے ہیں اور خصوصاً پرائیویٹ طلباء کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اپنی کوشش سے کامیابی حاصل کی۔ مسٹر کے ڈی برک ہیڈ ماسٹر مڈل سکول لاہور نے باوجودیکہ عیالدار ہیں۔ لیکن اپنی شراکت کوشش سے کامیابی حاصل کی ہے۔ مسٹر ایلفرڈ دھرم داس مشن ہائی سکول لاہور کے سکینڈ ماسٹر نے بھی بحالت عیالداری کامیابی حاصل کی ہے۔ پنجابی مسیحی خاتون مس سرکار صاحبہ سکنہ امرتسر نے کامیابی حاصل کی۔ ہم ان کو خاص طور پر مبارکبادی دیتے ہیں۔ ان پرائیویٹ طلباء سے خاص سبق ملتا ہے کہ جنہوں نے اپنی کوشش سے کامیابی حاصل کی۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان ہر حالت میں ترقی کر سکتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح اُن کی مدد کرتا ہے۔ جو کہ اپنی مدد خود کرتے ہیں

سینٹ اسٹیفن کالج دہلی قابل تعریف ہے

مسٹر سی بینیڈک صاحب لکھتے ہیں کہ امسال پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے کے امتحان میں سینٹ اسٹیفن کالج دہلی سرتاج ہوا۔ اول تمام یونیورسٹی میں اس کالج کا طالب علم مسٹر وکٹن جی۔ سبھوں سے سبقت لے گیا۔ اور اول درجہ میں نکلا۔ دوئم پنجاب کے تمام مسیحی طلباؤں میں سے اسی کالج کا طالب علم مسٹر پیٹرک جاشوا سبھوں سے اول نکلا۔ ہم کالج ہذا کے پرنسپل مسٹر رودرا کو اور نیز ہر دو طالب علموں کو مبارکباد دیتے ہیں۔

آٹھ وجوہات کہ اتحادیوں کی کامل فتح کیوں یقینی بات ہے

سر کاس مراسلہ مظہر ہے:-

(۱) جرمنی کے خلاف نفرت کے خیالات اور اس کے ظلم کے مقابلہ کی تحریک روز بروز زور سے ترقی پر ہیں۔

(۲) سکہ کی مشکلات بالکل فرضی ہیں ۔ سوائے

ایسی صورت ہے کہ عوام خواہ مخواہ پریشانی کا شکار نہ ہو جائیں۔

(۳) رائٹر کی خبریں عموماً دیر سے آتی ہیں۔ اور اُن سے جو پتہ چلتا ہے مغربی محاذ پر حالت اس سے بدرجہا بہتر ہے۔

(۴) امریکہ کی عظیم الشان سعی اور لامحدود ذرائع آخری فتح کے ضامن ہیں۔

(۵) جرمنی کی آبدوزی کشمکش تو ناکامیاب ہو چکی ہے۔ مگر اتحادیوں نے ہوا میں اپنی روزافزوں فوقیت قائم کر لی ہے۔

(۶) آسٹریا کی اندرونی حالت نہایت ابتر ہے۔ اور جرمنی کی حالت بھی روبہ تنزل ہے۔

(۷) جملہ اتحادی ثابت قدم ہیں۔

(۸) فرانس مستقل مزاج ہے۔ اور اُسے اپنے آپ پر پورا بھروسہ ہے۔

امریکن ریڈ کراس (صلیب احمر)

امریکن ریڈ کراس (صلیب احمر) میں اس وقت ۲ کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ ممبر ہیں۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ان میں نصف سے زیادہ کارندے ہیں جو کام میں مشغول ہیں۔ اور اکثر وہ مفت کام کرتے ہیں۔ اس بڑی اور کارکن جماعت میں ایسے مرد اور عورتیں شامل ہیں جو کاروبار پیشوں اور سائنس میں اعلیٰ درجہ کی لیاقتیں اور قابلیتیں رکھتے ہیں۔ اور اپنا سارا وقت بڑی سنجیدگی اور تن دہی سے کام میں خرچ کرتے ہیں۔ اور اکثر اُن میں سے خدمات سے کسی قسم کا معاوضہ وصول نہیں کرتے بلکہ اپنی اپنی خدمات کے حلقوں میں خود مفت کام کرتے اور دیگر اخراجات کے متحمل ہوتے ہیں۔

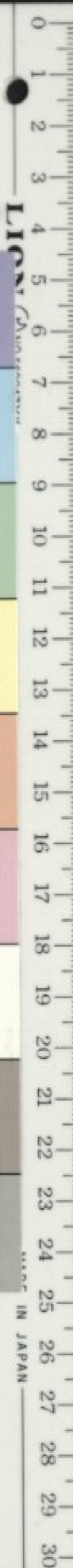
جنگی امداد اور دیگر سامان مہیا کرنے کے لئے جو چندہ کیا جاتا ہے وہ قریباً پندرہ ہزار ایسی جماعتوں اور مجلسوں سے آتا ہے جو باقاعدہ طور پر مرتب کئے اور انتظام پائے ہوئے ہیں۔ امریکن ملاح اور سپاہی میدان جنگ میں جانا شروع ہو گئے ہیں اور نسبتاً بہت کم ایسے ہیں جو خط مدافعت پر جنگ کر رہے ہیں۔ اُس کی ضرورتیں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ اور ریڈ کراس ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے دوستوں سے ہر قسم کی اپیل کرتا ہے۔ تاکہ وہ اُس بلاہٹ میں شریک ہو اور اس کا کما حقہ جواب دے۔ جو بلاہٹ یقینی طور پر اُس کو آنیوالی ہے۔ اس وقت تک امریکن ریڈ کراس فرانس اور اٹلی کے ساتھ امدادی کاموں میں بلکہ جنگ میں جزو اعظم ثابت ہوا ہے مصیبت زدہ سپاہیوں اور ملک کے دیگر باشندوں کو اُن کے دکھوں اور مصیبتوں میں بڑی بھاری مدد دے کر اُن کے اخلاق کو برقرار رکھنے میں اُس نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور اب وہ امریکن فوجوں میں اُسی قسم کا امدادی کام بڑے وسیع پیمانہ پر کرنے کو مستعد اور تیار ہے۔

یہودیوں کی مصیبت زدہ حالت

تازہ ترین خبر ہے کہ شمالی فلسطین میں سخت قحط پڑ رہا ہے۔ وجہ اس کی یہ بتائی جاتی ہے کہ ترکوں کی جنگی ضروریات کی کثرت سے اشیائے خوردنی کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ تمام دوکانیں بند ہیں۔ اور لوگ گلی کوچوں میں بھوکوں مر رہے ہیں۔ لوگ وہ گھاس کھا رہے ہیں جو قبروں پر اگتی ہے۔ اور سینکڑوں یتیم بچے برہنہ اور فاقوں کے مارے ہوئے آوارہ پھر رہے ہیں۔

مسیح کی دوسری آمد

مسیح کی دوسری آمد کا مضمون مسیحیوں میں ہمیشہ سے بڑی دلچسپی لیتا۔ اور توجہ کو کھینچنے کا باعث رہا ہے اور بہت ایسے مسیحی دیندار اور عالم بھی پائے جاتے ہیں جو اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ مسیح کی دوسری آمد کا وقت مقرر اور معین کریں۔ اور جو غیر معمولی واقعات تاریخ میں وقوع میں آتے ہیں اُن کو مسیح کی آمد کے نشانات میں شمار کرنے لگ پڑتے ہیں۔ ایسا ہی آجکل اس عالمگیر اور خوفناک جنگ کو دیکھ کر اور دیگر حالات کا مقابلہ کر کے لوگ اکثر اس نتیجہ پر آ گئے ہیں کہ خداوند مسیح کی آمد ثانی نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔ لیکن وہ اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند نے کسی ایسے واقعہ کا پیش بینی سے ذکر کیا ہو۔ جس سے دل میں ایسے خیالات پیدا ہو سکیں اس لئے اُس نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ ایسے امور وقوع میں آئیں۔ مگر تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ "آخر ابھی نہیں ہے"۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس عالمگیر جنگ کے بعد خداوند مسیح کا آنا ہوگا وہ خداوند کے مذکورہ قول کو ملحوظ خاطر رکھیں اور یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ خداوند مسیح نے فرمایا ہے۔ کہ باپ کے سوائے کوئی نہیں جانتا کہ یہ ماجرہ کب واقع ہوگا۔ وہ ہم سے صرف اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ جو کام اُس نے ہمیں کرنے کو دیا ہے اُسے ہم برابر کرتے رہیں۔ اور دیانتداری اور جانفشانی سے کریں اور اگر ہم اُس کے حکموں کی فرمانبرداری کرتے رہیں تو جب کبھی خداوند آئے ہم اُس کے ساتھ ملنے کو ہمیشہ تیار پائے جائیں گے۔ اور خوشی اور خرمی کیساتھ اُس کی ملاقات کریں گے۔



(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں۔)

ایک فاضل مسیحی بزرگ

یعنی

جناب پادری ڈیوڈ۔ آر گارڈن صاحب امریکن مشنری گورداسپور

(ایک مسلم کے قلم سے)

کسی نے سچ کہا ہے کہ ہم خدا رسیدہ اور نیک بزرگوں کے حالات پڑھکر اپنی زندگی کو روحانی اور اخلاقی صفات سے موصوف کرکے اعلیٰ معراج پر پہونچا سکتے ہیں اور اس طرح ہم اپنے نقش قدم دوسروں کی بہتری اور راہنمائی کے لئے چھوڑ سکتے ہیں۔ گو میں عیسائی نہیں بلکہ ایک سچا مسلمان ہوں مگر مذکورہ بالا خیال کو مدنظر رکھکر نیز اس خیال سے کہ صداقت کا چھپانا ایک اخلاقی جرم ہے جس کی کوئی مقدس مذہب اجازت نہیں دیتا۔ ناظرین کی خدمت میں ایک ایسے بزرگ کے حالات تحریر کئے جاتے ہیں جن سے آپ مذکورہ بالا فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ ان کا اسم شریف پادری ڈیوڈ آر گارڈن صاحب ہے۔ جنہوں نے کہ اوصاف حمیدہ اپنے والد ماجد پادری اینڈریو گارڈن صاحب سے بطور ورثہ حاصل کی ہیں۔ جو کہ یو پی مشن کے پہلے مشنری تھے اور معہ اپنی میم صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ کے نیویارک سے ۱۸۵۴ء کو روانہ ہوکر ۱۸۵۵ء میں بمقام سیالکوٹ پہونچے۔ پادری ڈیوڈ آر گارڈن صاحب کے ابتدائی حالات تو ہمیں معلوم نہیں۔ ہاں جس قدر معلوم ہیں وہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ آپ ایک نیک تجربہ کار مسیحی فاضل ہیں۔ آپ کا گاؤں نسکاگو واقع اضلاع متحدہ امریکہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے۔ بطور مشنری یہاں سکونت پذیر ہیں۔ اس جگہ آپ کو رہتے ہوئے قریب بیالیس برس گذر چکے ہیں۔ پنجابی اس کمال اور صفائی سے بولتے ہیں کہ قدرتی اسباب یعنی رنگ ڈھنگ مانع نہ ہوتے تو آپ کے پنجابی ہونے میں کوئی شبہ باقی نہ تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا شرف گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور کو حاصل ہے۔ آپ نے سب سے پہلے اس ضلع کی سرزمین کو بائیسکل لاکر سرفراز کیا۔ ایک دفعہ آپ بائیسکل پر سوار ہوکر کلانور جارہے تھے۔ کچھ سادھو منہ پر پٹی باندھے ہوئے ملے (مراد جینیوں سے ہے) آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ ایک پٹی کھول کر بولا۔ مہاراج معبد ہے (مہاراج مذہب ہے) گویا منہ پر پٹی باندھنا ہی مذہب ہے آپ بڑے فیاض نیک دل اور بردبار ہیں۔ اگر مفصل لکھا جائے تو ایک دفتر چاہیئے چیدہ چیدہ باتیں لکھی جاتی ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ موٹر سائیکل پر جارہے تھے۔ ایک شخص جو بڑا حقیر اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ باوجود لوگوں کے منع کرنے کے سائیکل کے آگے ہوکر ساتھ ساتھ دوڑ کر کچھ کہنا چاہا۔ کچھ دور جاکے سائیکل کھڑا کرکے آپ نے اُس کو بلایا لوگوں نے خیال کیا کہ شاید صاحب خفا ہوگا۔ مگر آپ نے کسی قسم کے غصے کا اظہار نہ کیا۔ عرض سن کر اس مظلوم کی امداد کی۔ خاکسار کا چشمدید واقعہ ہے کہ آپ کے پاس اس کثرت سے مقصود مند آتے ہیں۔ کہ اگر شروع سے فی کس ایک روپیہ لیتے تو شاید آج لکھ پتی ہوتے۔ غریب حاجتمندوں کے لئے آپ کا وجود بڑا ہی نہایت مبارک ہے۔ گویا آپ اُن کی حاجت روائی کے لئے خضر رہبر ہیں۔ آپ کو اپنے روحانی بادشاہ جناب مسیح کی طرح چھوٹے بچوں سے بہت محبت ہے کہ ایک غریب لڑکا آپ کے پیش ہوگیا جسے کپڑوں کی ضرورت تھی حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ دس روپے صرف ہونگے آپ نے جیب خاص سے دس روپے مرحمت فرمائے اگر بنظر تعمق اور چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو آپ گورنمنٹ عالیہ پر بڑا احسان کررہے ہیں۔ کیونکہ ملک کی اخلاقی حالت کو درست کرنا اور باشندوں کو مہذب بنانا گورنمنٹ عالیہ کا فرض ہے نہ کہ مشنریوں کا اور پھر ان کا تعلق ایسے مشن سے ہے جن کے ملک سے کوئی پولیٹکل اغراض وابستہ نہیں۔

ان کے والد مرحوم مغفور نے ۱۸۷۳ء میں چہ کی نہایت رذیل قوم چوہڑوں کے درمیان بشارت کا کام کھولا۔ لیکن آپ کی سعی سے تکمیل پر پہونچایا۔ اور اس رذیل قوم کو چاہ ضلالت سے نکالکر تہذیب کے میدان میں دوڑایا۔ جن کے والدین کو کبھی الف۔ ب کہنا نصیب نہ ہوا تھا۔ آج وہ ان کی تحصیل سے بی۔ اے۔ ایم۔ اے کہلانے کے مستحق ہیں۔ آپ کی میم صاحبہ بھی بڑی خوش اخلاق اور مہذب لیڈی ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے ہیں۔ جو اپنے وطن میں الف۔ اے اور انٹرنیس میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ آپکے بڑے صاحبزادے نے ایک ماہ میں دور دراز کی مسافت طے کرنے کے بعد سات سو روپے کمائے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ان کے صاحبزادوں کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ آپ کی عالی ہمتی اور زبردست تحریک سے یہاں گورداسپور میں بڑی عالیشان بلڈنگ تیار ہوئی ہے جس میں بیوہ بیکس عورتیں رہکر تعلیم حاصل کرینگی۔ یو۔ پی مشن آپ کے مبارک وجود پر جس قدر فخر کرے بجا ہے۔

اگر دیگر مشنری بھی آپ کی تقلید اختیار کریں تو ایک بشپ صاحب کی اس تقریر کو کہ مسیحی مذہب محبت اور اخلاق کا مذہب ہے۔ انجیل میں بوجہ اخلاقی تعلیم ہونے کے ضروری ہے کہ سکولوں میں اس کا نصاب مقرر کیا جائے عمل جامہ پہنا سکیں گے۔ غالب مرحوم کے اس شعر پر اسے کو ختم کرتا ہوں۔

یہ جیتے رہیں ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
راقم ۔ فضل حق ۔ ظاہر کلانوری

ایک خط

کئی وجوہات سے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ناظرین نور افشاں مجھ سے واقف ہو جاویں۔ تاکہ آئندہ کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔ میں بزرگ نہیں ہوں۔ کیونکہ عمر اور عقل ہر دو کے لحاظ سے میں کہیں کمتر ہوں۔ میں پادری بھی نہیں۔ کیونکہ نہ تو میں نے اس عہدہ کے لئے امتحان ہی پاس کیا ہے اور نہ ہی اس خاص کام پر مقرر ہوا ہوں یہاں پر یعنی بانکی پور میں ایک مڈل انگلش اسکول بپٹسٹ مشن کیطرف سے جاری ہے۔ اسی مدرسہ میں بطور ہیڈ ماسٹر کے کام کر رہا ہوں۔ پر چونکہ مجھے علم الٰہی کا شوق ہے۔ اور معرفت ایزدی کا طالب ہوں۔ اس لئے سیکھنے کی غرض سے اکثر کتب بینی میں مشغول رہتا ہوں اور بندگان سلف کی تحریروں سے بہت کچھ فیض اُٹھاتا رہتا ہوں۔ میں بزرگ ایڈیٹر صاحب اور پادری آر۔ ایم واعظ صاحب پادری این ایم واعظ۔ جناب بزرگ نظرباز۔ جناب بلٹن جناب پادری مکلین وغیرہ جیسے اشخاص سے برابر فیض پاتا رہتا ہوں۔ اور میں تہ دل سے ان بزرگوں کا مشکور ہوں۔ کاشکہ خدا اور ایسے لوگوں کو برپا کرے۔

۱۷ مئی کے پرچہ میں ایک مضمون بنام "سوامی نربھیانند سے ایک تومین" شائع ہوا ہے۔ اُس کے پہلے دو تین فقرے کی چھپائی میں کچھ غلطی ہوئی ہو کیونکہ اُس کے پڑھنے سے کوئی خاص معنی ظاہر نہیں ہوتے مختصر اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اُس میں سنیاسی مشن کے انتظام کا ذکر تھا۔

اُسی تاریخ کے پرچہ میں جناب بزرگ پادری این ایم۔ واعظ صاحب ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ دانیل، باب ۵ آیت ۲۵ میں کس شخص کیطرف اشارہ ہے وہ بتاویں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سوال نہایت ہی مشکل اور نازک ہے۔ عالم لوگ تین طرح کے خیالات پیش کرتے ہیں (۱) یہ کہ دانیل نبی کی کتاب تواریخی کتاب ہے نہ کہ نبوی۔ لہذا جو کچھ بیان اس کتاب میں مرقوم ہے وہ گذرے زمانوں کے واقعات ہیں نہ کہ آئندہ زمانہ کے لئے ثبوت ہیں۔ یہ نکتہ چین عالموں کا خیال ہے۔ اور اس قضیہ کی بنا نہایت ہی کمزور ہے پس ہم اس خیال کو بہ آسانی ترک کر دیں (۲) کہ یہ حقیقت میں پیش خبری ہے جس کا بیرونی طریق سے واقع ہونا نہایت ہی ضروری ہے (۳) کہ یہ پیشینگوئی تو ضرور ہے۔ مگر اندرونی اور بیرونی دونوں طریقوں سے اس کا واقع ہونا لازم ہے۔ یہ تمثیلیہ پیشین گوئی ہے میری ناقص عقل میں تیسرا خیال بہت ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یعنی اس پیشخبری کا ظاہری طور سے واقع ہونا بھی لازم ہے اور اندرونی طور سے روحانی مطلب کا پورا ہونا بھی ضرور ہے۔ اگر مکاشفہ کے ۱۷ باب کا مطالعہ خوب غور سے کیا جائے تو اس پیشینگوئی کا روحانی مطلب کسیقدر خود۔ روشن ہو جائیگا۔ بابل اور یروشلم یہ دو بڑے مشہور شہر ہیں۔ اور جس قدر واقعات ان شہروں میں ہوئے جن کا تذکرہ کتاب مقدس میں درج ہے وہ سب اگرچہ کہ حق ہیں تاہم وہی واقعات روحانی دنیا سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ یروشلم کئی باتوں کا نشان ہو سکتا ہے۔ مثلاً اوّل انسان کے دل (خدا کی ہیکل) اور مسیح کی کلیسیا کا نشان ہو سکتا ہے۔ علاوہ بابل شیطان کی طاقت اور اُس کی بادشاہت یا دنیاداری کا نشان ہو سکتا ہے۔ اسی صورت پر یہ خاص پیشینگوئی میری دانست میں دونوں باتوں کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔

اب اگر "زمانہ، زمانوں اور آدھا زمانہ" کو ہم ۳½ برس یعنی ۴۲ ہفتے لیں اور پھر ایک دن کو ایک برس مانیں تو ۴۲ × ۳۰ = ۱۲۶۰ برس ہوتے ہیں۔ یہ عرصہ کسی خاص شخص سے منسوب نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کون شخص ہے جو اتنے برس تک زندہ رہے؟ پس معلوم ہوا کہ یہ عرصہ یا تو کسی خاص خاندان سے تعلق رکھتا ہے یا کسی خاص قوم سے۔

مختصراً میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ممکن ہے کہ ایسی پیشینگوئی کا اشارہ محمدیوں کی طرف ہو۔ کیونکہ اگر یہ بات حق ہے کہ ۱۶ یا ۱۷ برس کا فرق سن عیسوی کے صحیح شمار میں واقع ہوا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ پورے بارہ سو ساٹھ برس تک محمدیوں نے مقدس شہر یروشلم کو روندا اور ناپاک کیا۔ سنہ ۶۴۰ء میں حضرت عمر کے عہد سلطنت میں محمدی لوگ یروشلم پر قابض ہو گئے۔ اور اب سنہ ۱۹۱۷ء میں وہ شہر اُن کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ سو اگر ہم ۱۷ برس غلطی کے لیں اور ۶۴۰ میں جمع کریں تو ۶۵۷ ہوا پھر ۱۹۱۷ سے ۶۵۷ نفی کریں تو ٹھیک ۱۲۶۰ برس بچیں گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ خیال ٹھیک ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ یہ کسیقدر درست ہو۔ انشاءاللہ اگر موقعہ ملا پھر اس خیال پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگا۔ غلطی معاف۔ خدا حافظ

خداوند میں آپ کا خادم۔ پی۔ جون از بانکی پور۔

امر سدھو کی امرت بانی
یہ دیکھو بھارتی کی مچانی

آج کیا ہی ادتم شبھ لگن اور مہورت ہے کہ بھارتی اپنی مشن کے لیڈر اُن کی آگیا انوسار جیٹھ ماس پر ایک مضمون لکھ رہا تھا کہ اچانک ایک

ستیہ واکیہ (اچارتا ہوا تھا بالک رہیہ بالک بال او ستھا سے بالی ریٹ اور سادھارن پرسنوں کی سیوا میں جیون بتیت کرتا ہے۔ کھلے پتر اگیت۔ پرسنل نوٹس پرائیویٹ سمباد۔ اسی تھنے بالک دوارہ پراپت ہوتے ہیں۔ سرب سادھارن کے سمجھنے کے لیے پرسنل اسٹینٹ کہیں تو ٹھیک ہے۔ ایک شورٹ پرسنل نوٹ سرکل لشپ مہاشہ کے دربار کے لئے ہوئے بدھان انوسار دنڈ وت کر ہماری گاڑی پر اس نوٹ کی ستھاپنا ہوئی۔ دسمرن رہے کہ یہ نوٹس ہی کیا کل پتر بیوہار۔ منسٹرس و مشنریز کا سنسکرت میں ہوتا ہے) اس نوٹ کا بھاوارتھ یہ ہے۔ "**آنکھوں کے تارے!**

پریہ منوہر فنشاں ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۸ء پرشٹ ۵ کالم پنجم میں جو لیکھ ہمارے سیوت دھرم پتر امرسدھو سمپادک نور افشاں نے اپنے سمپادکی نوٹ میں جو کچھ لکھا ہے اوتم اور سرشیٹ بھاؤ سے **بھارتی پیارے!** میرا اڈیٹر* ولیسٹرن پالسیتر سے پری پورن ہے۔ تیرے ایمان کے لئے کچھ نہیں لکھا۔ پرنتو چپانے کے ہیت کہ بھارتی بوڑھا ہے۔ جھنجھلا کے ہم لوگوں کے پاس پدھار کے "سنیاسی مشن" کے فوٹو کو ہی نہیں پرنتو ساکشات درشن کرا دیگے۔ **میرے دہنے ہاتھ!** (مراد بھارتی سے ہے) تیرا گی کا الکا ہے۔ اور ہی اجیل چپاشا دکا ادھکاری ہے **گوروسوامی** نے تجھے اپنا بنایا ہے پھر کیا؟ اوچیت اور شٹی اور تر "فرشان" دوارہ پرکاش کر دے۔ میرے موکش داتا اور میرا اشیرباد تیرے سہائک ہوں "**رچھو میں تمہارا اسیتو**" چرا نتاشے اچار یہ۔ دھن! دھن! دھن!!!

* اڈیٹر پریشٹ سے بھراتا امرسدھو جی سے۔
بھارتی۔

ہمارے پوجیہ پادلشپ مہاشے نے کیسے پرتیہ خیدوں میں بھارتی اور امرسدھو جی کو سمرن کیا ہے آئیں تھیں ہر مجمن کو دن لگیں کیا اس۔ جنیشٹھ آس پر جو سرمن تیار کر رکھے تھے بڑے سمان کے ساتھ گاڑی پر ستھاپت کر نور افشاں کے لیے لیکھنی کے ودھ اسان سے بیٹھ گئے بھارت درت منتر ساشتر کے کرتاوں نے شاکت وھرم کے نیم انوسار منتر ودیا کے تین بھاگ کئے ہیں۔ (۱) تات مارن۔ (۲) موہن (۳) جاٹن۔ **پیارے امرسدھو جی!** بھارتی آپ کو بکا دیا نتی تو جانا ہی تھا۔ پر آج پرگھٹ ہو گیا کہ منتر ساشتر بھی ہمارے پریہ بھراتا امرسدھو جی کے ہمیاس سے نہیں چھوٹا۔ کارن ان کے موہن شبد دیکھتے ہی لشپ مہاشہ موہت ہو گئے۔ اور بھارتی کو پرسنل نوٹ دوارہ نور افشاں میں لکھنے کی آگیا دی۔ اب تو ہم بھی کہتے لیکھنی اٹھاتے ہیں۔

امرسدھو کی امرت بانی
ہو دیکھو بھارتی کی مجسانی

(دعوت) اوہو کیا ہی ہشتی اور سرب پریہ ہیں آپ کے واکیہ کہ جسے دیکھو آپ سے اپنا بنا لیتے ہو۔ سنتے تو یہ ہے کہ بھارتی اور بھراتا امرسدھو جی۔ پر سیر گئے کا ہار ہو رہے ہیں۔ اتنی دور سے تو یہ حال جب پرسپر ملیں گے تب کیا ہوگا۔ کسی اوداسی سنت کے مانب ترنگ چلے سا نام تھا۔ بالک داس کوئی بیراگی مہاتما کہنے لگے کہ آپ کے بالک داس تو اتنے بڑے لیکھے ہیں تب جوان داس اور بڑھے داس کتنے لیکھے ہونگے! اب آپ کے اڈیٹوریل نوٹ (**شری بیت سوامی نربھیانند بھارتی جی سے ہماری پرارتھنا** کے اوتر دینے کی شکتی کہاں! پرنتو شکتی اتنا روپتر آتما نے جو شکتی دان دی ہے۔ آپ کے انوسار سکھی میں تبادلہ جاتا ہے۔ آپ ہمارے پاشگن سمیت دھیان سے سنیں گے۔

ستیہ ہے "غریب کی جورو سب کی بھابی"۔ ہمیں مشن سے آگیا پراپت ہو چکی ہے۔ کہ جس بھانت جس سروپ میں ہو۔ لودیانہ میں بھراتا گنوں کو درشن۔ سے کرتارتھ کرکے ہیتسیانک کر انیسٹ کا ساکشات لوگوں کو درشن کرنا چاہئے ہے۔ ادھر آپ سب کی پہلی سنیاسی مشن کے کاریوں کی گل۔ بوڑھے بھارتی کی بدھی کل۔ دھیرے دھیرے سب کچھ ہو جائیگا۔ سنئے کان لگا کے۔

اب تو چترماسہ (چہار ماہ ایام بارش) کا پروگرام بنگیا (علاوہ ازیں ہمارے مشنریز ۴ ماہ بارش میں اپنے ہیڈ کوارٹرس کو نہیں تیاگتے۔) سیت کال میں اشو گرشم رتو میں لودیانہ یاترا کا پروگرام بنا کے نور افشاں دوارہ پرکاش کیا جائیگا۔ یدی پرائیوٹ اسرانول پرائیویٹ ٹو پارچر "ہا تو کیول پرائیوٹ سوچنا سمپادک مہاشہ جی کو دیجائے گی پیار حقنا کیجئے کہ بھارتی اپنی پرتگیا شیگرہ پوری کریگے۔

"آنند بھون" (محفل خانہ عشق الٰہی) بھارت ورش کے پرائی پرتیک نگر[1] میں ہے۔ لاہور۔ امرتسر لودیانہ میں بھی۔ اب یہ کہ آپ سب کس بھانت ان آنند بھونوں میں پرویش کر سکتے ہیں۔ یہ بے چارے بھارتی! کے ادھکار میں نہیں۔ جب تک ہماری مشن کے بھارت ورش کے لارڈ لشپ[2] آگیا نہ دیں۔ ہاں بھارتی کو اپنی چوتھی (چہار حدود) میں ادھکار ہے۔ کہ اپنے ویسٹرن ڈھنگ کے بھراتا گنوں کو "آنند بھون"

[1] مطلب بڑے قصبات اور شہروں سے ہے۔
[2] بھارتی بھارت ورش کے لاٹ پادری مہاشے سے یہ آگیا پراپت کرنے کے لئے ریکا میڈیشن کریگا۔
بھارتی۔

میں نیم انوسار پردیش کرنے رہے۔ لودیانہ۔ امرتسر
لاہور۔ ان استھانوں کے لئے آگیا دینے کا ادھیکار
نہیں۔ اس کے لئے آپ سب براہ نہیں گے۔ اور
اس بڑھے کی اور سے کچھ بچ باچ نہ جانیں گے۔
بھارتی ڈرھتا پوربک اپنے یوگ ابھیاس میں برابر
آپ سب کو دیکھا رہتا ہے۔

لودیانہ میں آنند بھون بنجائے
تیسرا رنگ پیدا ہو جائے
مہاراج تلسی داس کا واکیہ
ستیہ کچھ رہا ہے۔ بر بتانہ جائیں دیور کھ بانی۔

ادھر دیکھئے نورافشاں ۵ اپریل ۱۹۱۸ء پرشٹ
۵ کالم ترتیہ دس اپنکتی ۱۸-۱۹ میں پرم پریمی بھراتا
امرسدھو کی پیشینگوئی ہے (وہ یہ) "تیسرا رنگ پیدا
ہو جائے"۔

لودھیانہ میں سنیاسی مشن کا آنند بھون۔
پرتھوی راج چوہان (سابق سلطان المعظم ملک
ہندوستان جنت نشان) کے سمئے سے استھاپت
ہے۔ اور لودیانہ میں شری مان امریکن پریسبیٹرین مشن
ایک سمئے سے کام کر رہی ہے۔ اسے بڑھے بابا جیسا
کہئے: "ویسٹرن مشن کا آنند بھون کہاں؟ پرا سی پچاس
برس ہونے کو آئے نورافشاں پرکاش ہو رہا ہے
ہمارے ایشیا دیپ میں اردو عیسائی جگت میں
ایک مات پتر نورافشاں ہی ہے۔ اس کے سمبندھ
میں ہمارے سرکل پرم پوجنیہ بشپ مہاشے نے
ایک ادبھن پیرسٹنگ میں یہ بچن اچارن کئے۔
نورافشاں کوٹان کوٹ مشنریز
کا کام دے رہا ہے۔ جس ستھان سے
پوتر۔ یہ دو تری (ریدن گنگا وترین) کا پرکاش
ہوا ہے مشن کے "آنند بھون" دھام اور تیرتھ
ستھان نہ کہیں گے تو کیا سناتن سنیاسی مشن

اور ویسٹرن آنند بھون تو سمجھ لئے۔ اب لودیانہ میں میلر
آنند بھون بنجائے اور تیسرا رنگ چڑھ جائے"
(ارتھات پیدا ہو جائے۔)

بھارتی آئے اور
رنگ چڑھا گئے ہو
گانٹھ باندھ لیجئے کہ بڑھے بھارتی کے پرکاش ہوتے ہی
اتنی بھیٹ پوجا (نذرانہ) چڑھ جائے گی کہ تیسرے
آنند بھون کی بلڈنگ بنجائے گی۔ پھر کیا مشن کرمچاری
کرشچنز اور سوتنتر لوگوں میں (آزاد وسیچی) سے
بہت لوگ سیوا بھگتی کے ہیت اپنا تن۔ من۔ دھن
ارپن کریں گے۔ تب انہیں ویسٹرن ڈھنگ کے
لوگوں میں سے انیک آنند بھون کو چلانے لگیں گے
اس سمئے بھارتی کو کیول رنگ چڑھاتے ہی بنیگا۔ ویسٹرن
ایسٹرن ملا کے سینٹرل رنگ بنیگا۔ تب ہمارے بھراتا
امرسدھو جی کی پروفیسی پورن ہوگی۔ تیسرا رنگ پیدا
ہو جائے۔ لودیانہ میں آنند بھون"۔

یوگی راج سمجھ گئے ہونگے
کہ سنیاسی مشن کے
لیڈر بشپ مہاشہ گن سے لے کر ایک سادھارن میمبر تک
ویسٹرن سنس کی سپھلتا کو دیکھ دیکھ کے **قران**
کی قا کا دھنیہ باد کرتے ہیں۔ یہ بڑھا بھارتی کا من
ایسا ہو رہا ہے جیوں "جل بن مین" (ماہی بے آب)
سچا کیا جائے۔ گورو دسوامی کے کاریہ کو کسی بھانت
کی ٹھوکر نہیں لگے۔ اس بچار کو بچار کے بھارتی کی
یاترا میں بلمبہ ہو جاتا ہے۔ یوں آتنک بھاؤ سے یہ
بڑھا اسی سمئے سے نرکھے ہو بیٹھا ہے۔ جس
دن سے کلوری رنگ میں اخبار رنگا۔ اور اس نر
کھیجے پد کے آنند کو بھوگ رہا ہے
یوگی راج بھلی بھانت سمجھ سکتے ہیں۔
سمرن رہے کہ سنیاسی مشن کے لیڈران

بشنسرز اپنے مان سنسکار۔ آدر اور پرشنسا
کے ابھلاشی نہیں بلکہ **پربھو کے راجیہ**
پرچار کے ہم لوگ کوئی گرینڈ لائف لیڈ نہیں
کرتے۔ سادھارن آہار بیوہار۔ کے ساتھ آنند
پوربک اپنے جیون کے دن بتیت کرتے ہیں۔ **ہم ورتتا**
پوربک بسواس دلاتے ہیں کہ بھارت ورش
میں کسی دھرم کے لیڈران ایسی سیلف سیکریفائز
نہیں کرتے ہونگے جیسے **سنیاسی مشن** کے
سناتن دھرمی و سنامی سنیاسیوں میں بڑے
بڑے ودوان اور تیاگی یوگی راج پائے جاتے ہیں
پرنتو سنیاسی مشن کے کٹھن نیموں کو دیکھ کے ایک
سناتن دھرمی ورکت سنیاسی اچاریہ کا واکیہ ہے
کے سنیاسی مشن کے نیم انوسار جیون بتیت کرنا سولی
چڑھنا (زندہ درگور) ہے۔

کاگا کا کو دھن ہرے۔ کوئل کا کو دیئے
مدھرے بچن سنا کے جگ اپنو کر لیئے

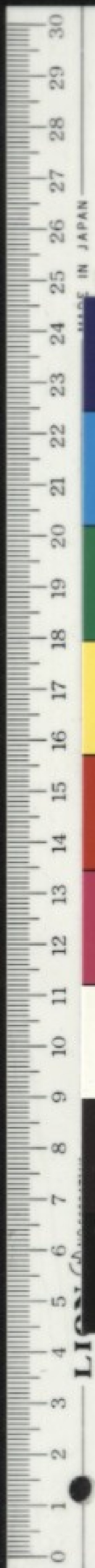
بھیا! امرسدھو جی! آپ کے مدھورے بچن
بھارتی کی مہمانی (دعوت) سدیو کرتے رہتے ہیں
اس لئے آونت میں یہی کہنا پڑتا ہے کہ
امرسدھو کی امرت بانی۔
یہ دیکھو بھارتی کی مہمانی ہو

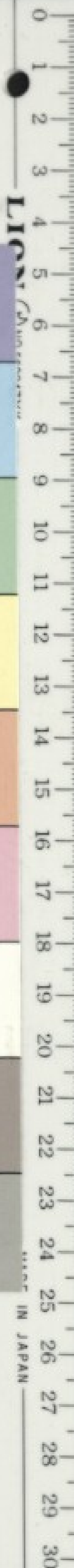
آپ کا منسٹر (پربھو میں) **سوامی نربھیانند**
بھارتی۔ اچاپورم

ڈیرایڈیٹر صاحب نورافشاں

منادعنائتہ

مجھ گناہگار کے لئے اپنے اخبار نورافشاں
کے پاک کالموں کے کسی ایک کونے میں جگہ دے کر
چند سطور ذیل کی درج کر کے اس احقر ادرگناہ آلود





کو احسان مند کریں۔

محبہ کو عیسائی مقدس جماعت اور دیگر کل مذاہب کے معززین آئیندہ عیسائی جانیں۔ میں اب محمدی نہیں ہوں۔ بلکہ اقرار کرتا ہوں کہ گذشتہ حرکات سے توبہ کر کے آئیندہ کے لئے اپنے نجات دہندہ المسیح کے جھنڈے کے نیچے جان تک دینے کو تیار رہوں

المشتہر۔ ڈاکٹر نصیر الدین چک ۸۹ R - 3

ڈاکخانہ اکاڑہ منڈی۔ ضلع منٹگمری

ایک لاکھ چوالیس ہزار

مکاشفات ۷:۴

آگے آپ کی خدمت میں چند باتیں اس سبق کے بارے میں پیش کی ہیں اور اگلے حصہ کے متوجہ اور انتظار کے لئے عرض کی تھی۔ امید ہے کہ پہلی عرض کے موافق آپ نے پیدائش ۴۹: ۱-۱۷ تک اور مکاشفات ۷: ۴-۸ تک کا مقابلہ کر کے غور کیا ہوگا ان ہر دو فہرستوں کا مقابلہ کرنے سے ایک عجیب بات نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پیدائش کی کتاب کے ۴۹: ۱-۷ تک میں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام ہیں جن کو یعقوب اپنے بڑھاپے میں برکت دیتا ہے۔ اور پیدائش ۴۸: ۵ میں ایک اور چھوٹی سی فہرست ہے۔ جس کا یعقوب بیان کرتا ہے۔ اب میرے دو بیٹے افرائیم اور منسی جو تجھ سے مصر کی زمین میں پیشتر اس سے کہ میں مصر میں تجھ پاس آیا پیدا ہوئے میرے ہیں۔ روبن اور شمعون کی طرح میرے ہونگے۔ جس سے دونوں فہرستوں کو ملایا جاوے تو بجائے ۱۲ کے ۱۴ قبیلے بنجاتے ہیں۔ جس طرح یعقوب نے بارہ کو برکت دی۔ اسی طرح ان دو کو برکت دی جس کا ذکر پیدائش ۴۸: ۵ تک ذکر ہے۔ اس مضمون میں اس بات کی گنجائش نہیں کہ کیوں چھوٹی فہرست میں ناموں کی ترتیب الٹ پلٹ ہے یعنے ان کے پیدائش کے لحاظ سے فہرست یوں ہونی چاہیئے تھی۔ منسی اور افرائیم۔ پر یعقوب افرائیم اور منسی کر کے پکارتا ہے۔ اب ہم ان ہر دو باتوں کو چھوڑ کر اسباب کی طرف آپ کی توجہ کرانا چاہتے ہیں کہ مکاشفات کی فہرست میں دان کا نام جو بلہاہ کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ پیدائش ۳۰: ۶ ہے ہی نہیں۔ غور کیجئے کہ اس کا نام کیوں پاک اور برکت والی فہرست سے جس پر مہر کا عمل ہوا تھا اڑا دیا گیا دان پاک اور مقدس مہر کے عمل سے رہ گیا۔ ہاں تعجب کی بات اور ساتھ اس کے افسوس کی بات ہے۔ کیوں اس لئے دان اپنی زندگی میں عیسو کی طرح اپنی برکت کو کھو بیٹھا۔ اس کا باپ جو اس کی ساری زندگی سے بچپن سے لیکر اب تک جانتا تھا۔ اُس نے اُس کو کوئی برکت نہیں دی تھی۔ وہ خدا کا نبی تھا اور وہ روح القدس کا بلایا بولتا تھا۔ اور اُس کی ناپاک اور پلید زندگی کا اشارہ کرتا ہے کہ تو راہ کا سانپ اور راہ گذر کا افعی ہے۔ وہ نجات سے خارج ہے۔ یعقوب اُس کی نجات کی راہ کا انتظار کرتا ہے۔ پیدائش ۴۹: ۱۶-۱۸ گویا دان اب تک نجات کے گھر سے باہر ہے۔ گویا وہ بچپن سے باہر کیا گیا۔ جب دان اپنے باپ کے ہمراہ مصر میں آیا اس وقت بھی بلحاظ خاندانی ترقی کے وہ بے برکت نظر آتا ہے۔ پیدائش ۴۶: ۶ ناظرین آپ کو یاد ہوگا کہ پرانے عہدنامہ کا ہر واقع نئے عہدنامہ کی علامت ہے۔ جس طرح کہ دان بارہ قبیلوں میں سے پاک برکت سے خارج کیا گیا وہ خدا کا نہیں تھا۔ اور نہ اُس پر خدا کی مہر تھی۔ اسی طرح خداوند کے بارہ رسولوں میں سے یہوداہ اسکریوطی خارج شدہ کے نمبر کو پُر کرنے کے لئے متھیاس کو رسولوں کا بارہ ان کا اول پورا کرنے کے لئے داخل کیا اعمال ۱: ۱۵-۲۶ اور دان کی جگہ بارہ قبیلوں کے اول ہی منسی داخل کیا گیا مکاشفات ۷: ۶ سو یعقوب کے ۱۲ قبیلے خداوند کے بارہ رسولوں کی علامت تھے۔ اور بارہ رسول مسیحی کلیسیا کی چار دیواری کا شروع ہیں۔ ہم کو غور کرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں خدا کے فضل کے ورے نہ رہ جاویں جس طرح دان اور یہوداہ خدا کے فضل سے محروم رہ گئے۔ اس طرح ہم میں سے کوئی نہ ہو جو مسیحی ایمان اور روحانی برکتوں سے باہر رہ جاوے۔ تو کیا ہم اب تک اس فضل کی مہر سے بے بہرہ اور بے مہر ہیں۔ غور کیجئے کہ آپ کا یہ حال ہو آپ کے ماتھوں پر زندہ خدا کی مہر ہے یا نہیں۔ انتظار کیجئے کہ اگر خدا کی مرضی ہوئی تو پھر کسی وقت بتلاؤنگا کہ وہ مہر کیا ہے اس لئے آپ اگلے سبق کی انتظاری تک غور فرمائیے کہ مہر کا کیا کام ہے۔ اور اُس کی کیا تعریف ہے۔ فقط۔

خاکسار:- این۔ ایم۔ واعظ۔

ضرورت

ضرورت ہے ایک ایسے تجربہ کار مسیحی اُستاد کی جو مڈل ڈیپارٹمنٹ میں انگریزی پڑھانے کے لائق ہو۔ اور انگریزی میں خط و کتابت کا کام بھی چلا سکے تنخواہ چالیس روپے سے پچاس روپے تک حسب لیاقت ملیگی۔ ایف۔ اے پاس اور ٹرینڈ ٹیچر کو ترجیح دیجاویگی درخواستیں ہیڈماسٹر چرچ مشن ہائی سکول امرتسر کے نام آنی چاہئیں۔

رسیدِ زر

سنت مسیح ۔ہے

مسٹر جان اے۔ ویدار سنگھ ۱۲/

پادری قاسم علی عہ

مس ایس۔ ایم ویری ےعہ
بابو کھیو مل عہ
بابو حاکم مل عہ
مسٹر پیارے لعل ے
بابو اے صادق ے
مس لکراؤ رڈوگرس ے
بابو بہادر سنگھ عہ
بابو بھولا ناتھ عہ
منشی گلاب نمبردار ے
بابو منگل مل عہ
بابو بیگو مل عہ
مسٹر جے۔ بارٹن عہ

ضرورت ہے!

ایسے مڈل و انٹرنس پاس یا فیل کی ضرورت ہے۔ جو کہ تار کا کام ٹائپ۔ اینگ و شورٹ ہینڈ سیکھ کر ریلوے و ڈاکخانہ وغیرہ میں ملازمت کرنا پسند کریں درخواست کے ساتھ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے

مینجر امپیریل ٹیلیگراف اسکول نئی سڑک دہلی۔

اشتہار

دمہ کا شرطیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے۔ آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دورا ہو دوا ہوا ور دم گھٹ کر دم نکلنا ہے کی دیر ہو تو اس دوا کی دو خوراک کھائیے اور خدا کا شکر کیجئے قیمت عہ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر ڈاکٹر ای این اوسبیڈ ایم
ڈاکخانہ لکھنپور۔ سرگجہ سی۔ پی۔

کرسچن بوائیز بورڈنگ سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۸۰ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے جس میں ابتدائی تعلیم کے علاوہ رکیل بائیبل وغیرہ کی ہیں سال ۱۹۱۸ء سے عمدہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک مسکین سیاسی صاحب کی زیر نگرانی کردی ہیں۔ جس سے مجبور ہے و تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم لائق جماعت ماہواری فی طالب علم ہے سرکاری خرچ متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ ہو ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکول میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں فرنیچر کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گاڑی گول کمرہ وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں گرگاڑی فی عہ سے ے تک جن رکشا ا ے سے ا ے تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوشنما حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے معزز اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے استاد صاحبان لایق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر
ا پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسز کیلب

چندہ سالانہ ۸ آنہ مگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو عہ ہوگا فی کاپی ملنے کا پتہ ای ایم ویری ڈی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو و پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اینڈ نارون سوسائٹی کیطرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بنام منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہوار کی پہلی و پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کامیابی اور اعلیٰ خبریں۔ کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے ایک تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی منتھوڈسٹ پریس الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے ے
غیر ممالک سے ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

وقت اشتہار	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
کالم یا ایک صفحہ	ہے	ے	عہ
چوتھائی کالم	ے	عہ	عہ
نصف کالم	عہ	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	ا
پورا صفحہ	ے	عہ	ا

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ آنہ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔